غزل سودا

نہیں یہ گل کھلے ہیں [illegible] سے چمن [illegible]
[illegible]

[illegible]

تبسم یوں نمایاں ہی مسی آلودہ ہونٹوں سے
نہو ابر سیہ میں اسطرح بجلی کی اچھلیاں

[illegible]

[illegible] سودا [illegible]

غزل بلہار

دلکو پالا تھا بہت ہم نے خبرداری سے
ناز برداری سے غمخواری سے ہشیاری سے

ہم سے باطن مین خفا غیرون سے ظاہر مین خفا
یہہ تو امید نتھی شرط وفاداری سے

سادگی پر وہ ستمگار کے دھوکا پایا
اپنا ایمان لرزتا ہی یہہ عیاری سے

شکر حق صبر کی دولت کہ شب ہجر کے دن
وصل حاصل ہوا طالع کی مددگاری سے

یار کے زلف و خط اور چشم و مژہ اور ابرو
ہین یہ سب دشمن و قاتل ہین یہ یاری سے

سو رہیں آج لپٹ اپنے صنم سے بلہار
نیند آتی ہی شب ہجر کی بیداری سے

غزل میر

الٹی ہوگئین سب تدبیرین کچھ نہ دوا نے کام کیا
دیکھا اس بیماری دلنے آخر کام تمام کیا

عہد جوانی رو رو کاٹا پیری مین لی آنکھین موند
یعنی رات بہت سی جاگے صبح ہوی آرام کیا

سارے رند اوباش جہان کے سجدہ مین تیرے رہتے ہین
بانکے تیڑہے ترچھے تیکھے سب کا تجھکو امام کیا

شیخ جو تھا مسجد مین ننگا رات کو تھا میخانے مین
جبہ خرقہ کرتہ ٹوپی مستی مین انعام کیا

یہان کے سفید سیہ مین ہمکو دخل ہوا ہی اتنا ہی
رات کو رو رو صبح کیا یا دنکو جون تون شام کیا

میر جو ہین اب مذہب کو کیا پوچھتے ہو تم ای ہمدم
قشقہ کھینچا دیر مین بیٹھا کب کا ترک اسلام کیا

غزلیات

پھرتا ہوں میں [illegible]
جس بزم [illegible]

[illegible]
زلف ہے زلف خم بخم پیچ بپیچ [illegible]

روئے ہیں ہم جو [illegible] پہنچے ہیں اشک چشم
بحر ہے بحر یم بیم [illegible]

[illegible]
دست بدست لب بلب [illegible]

[illegible]
بام ببام [illegible] گو بگو [illegible]

[illegible]
سمت بسمت [illegible]

دیکھا ہے میں [illegible]
شاخ بشاخ گل بگل [illegible]

غزل سودا

سمجھ کے باندھا تھا آشیان ہم رہیگا یہ اپنے تاب گلشن
ابھی یہ غنچون نے آنکھ کھولی خیال گل تھا تو خواب گلشن

نگاہ بھر بھر کے تو جو دیکھی گا لا سکیگا نہ تاب گلشن
مجھی یہ دھڑکا کہ یہ نہ جاوے چمن سے ہو کر خراب گلشن

طرف سے ہو نقشے کے تیرے منھ کے بہی تو نہ پایا باغ نے پھل
بہار رسوا خفیف نرگس ذلیل سنبل خراب گلشن

بہار آئی تو اسے ہرگز خوشی نہین ہی تجھے اپنے دلکو
فسردہ خاطر جو ہووی اسکو ہی فصل گل مین عذاب گلشن

زمین ڈالی یہ بات کبھی نہ خوش کری ہی جہان بانی
بہیجے دیتا ہی عمر اپنی کو آج تجھ بن جواب گلشن

ابھی جو سیر چمن کو جا کر اوچھائیگی پھول دیکھے
جگر کے داغون عاشقون کی لگی ہی دینے حساب گلشن

کری ہی ترغیب مجھکو سودا عبث تو گلگشت کی ہمیشہ
جہانمین تجھسے ہی میرزا ونکی سرگرانکا باب گلشن

غزل راسخ

نگراں کبھو نہ یہ جانب رخ دلفریب پری رہی
میری چشم بند تری محو جلوہ گری رہی

پس مرگ جسم نزار کا لہو خشک ہو گیا اب ولے
وہی خوں بہا دل خوں شدہ وہی چشم کی تری رہی

[illegible]
[illegible]

نہیں ہوش والوں پہ کچھ حسد مجھے رشک ہے تو انھیں پہ ہے
جنھیں تیرے جلوے کے سامنے میری طرح بےخبری رہی

یہ جو اب ہے آخر عاشقی کبھی ہوش ہے کبھی رفتگی
نہ وہ گریۂ دل شبانہ وہ زاری سحری رہی

[illegible]
[illegible]

نہ تھی چشم پر نم خستہ دل کبھو خالی اشک سے دوستاں
شب و روز جام پر آب کی روش آنسوؤں سے بھری رہی

غزل سودا

نے بلبل چمن نہ گل نودمیدہ ہون
مین موسم بہار مین شاخ بریدہ ہون

گریان بشکل شیشہ و خندان بطرز جام
اس میکدے کے بیچ عجب آفریدہ ہون

[illegible] زبان [illegible]
[illegible] ہون

[illegible]
[illegible] گریبان دریدہ ہون

تیغ نگاہ چشم کا تیرے نہین حریف
ظالم مین قطرۂ مژۂ خون چکیدہ ہون

کس سے کرون مین دعوی دل چاک اے خدا
دل دادۂ زلف رخ دلبر ندیدہ ہون

[illegible] شکل [illegible] چمن [illegible]
[illegible] دیدہ ہون

[illegible] اسیری [illegible]
[illegible] نالہ [illegible] دیدہ ہون

مین کیا کہون کہ کون ہی سودا بقول درد
جو کچھ کہ ہون سو ہون غرض آفت رسیدہ ہون

غزل انشا

آئی تھی ایک حور مجھے دیکھ ہٹ گئی
داتوں کے بیچ داب زبان جٹ پلٹ گئی

آہٹ کو میری پاکے وہ چوکھٹ سے چٹ اچٹ
جھٹ پٹ وہ ہٹ کواڑ کے پٹ سے چمٹ گئی

کی چھیڑ چھاڑ میں نے جو معقول سے اسے
بے اختیار شرم کے مارے سمٹ گئی

کم بخت کیا ہوا خلل انداز ہوا یہ خروس
ہی ہی خروس صبح کی چھاتی نہ پھٹ گئی

انشا کی گفتگو یہ دھواں دھار ہی غضب
اگر بار جسکے گلے سے لپٹ گئی

غزل نیاز

عشق میں تیرے کوہ غم سر پہ لیا جو ہو سو ہو | عیش و نشاط و زندگی چھوڑ دیا جو ہو سو ہو

لاگ کی آگ لگ اٹھی سینہ تما سا جل گیا | رخت وجود و جان و تن کچھ نہ بچا جو ہو سو ہو

ہجر کی سب مصیبتیں عرض کیں اسکے روبرو | ناز و ادا سے مسکرا کہنے لگا جو ہو سو ہو

دنیا کے نیک و بد سے کام ہمکو نیاز کچھ نہیں | آپ سے جو گذر گیا پھر اسے کیا جو ہو سو ہو

عقل کی اس مدرسے رہو عشقکے میکدی مین آ

جام فنا و بیخودی تو پیا جو ہو سو ہو

غزل سودا

نہ کھینچ اے شانہ ان زلفوں میاں سودا کا دل اٹکا
اسیر ناتواں ہے یہ نہ دے زنجیر کا جھٹکا

[illegible]
[illegible]

سجن میں راتکو سنکر ہر اک کے پاؤں کا کھٹکا
اٹھایا سر کو بالیں سے تو پھر دیوار سے پٹکا

[illegible]
[illegible]

نواحی میں ترے کوچے کی ہے یہ حال سودا کا
کہ جوں جغد آشیاں گم کر کے بستی میں پھرے بھٹکا

غزل لطیف

غربال خون ہی سینہ ہمارا | تیر مژہ سے ظالم جو مارا

[illegible] | [illegible]

دنیای دون پر غرہ نہ کیجو | کہیو کہان ہی جمشید و دارا

[illegible] | [illegible]

شوق خدا کچھ ہو تو لطیفو | عشق بتان سے کیجو کنارا

غزل میر تقی

جی مین ہی یاد رخ و زلف سیہ فام بہت
رونا آتا ہی مجھے ہر سحر و شام بہت

دست صیاد تلک بھی نہ مین پہنچا جیتا
بے قراری نے لیا مجھکو تہ دام بہت

دل خراشی و جگر چاکی و خون افشانی
ہون تو ناکام پہ رہتے ہین مجھے کام بہت

پھر نہ آئی جو ہوئے خاک مین جا آسودہ
غالبا زیر زمین میر ہی آرام بہت

غزل سوز

ہم دور سے ای یار وگر تمکو دکھا دینگے
جو اس سے ملاوے تو جی سے دعا دینگے

جس چیز کا مالک ہون سب تم پہ کرون صدقے
گر جان بھی مانگو گے ہم جان بھی لا دینگے

اس شہر کے ساکن دل سمجھائین اسے ورنہ
ایک آہ کے شعلے سے ہم آگ لگا دینگے

گر قتل کیا تمنے کل سوز کو کیا غم ہی
ہم نام تیرا لیکر پھر اسکو جلا دینگے

جرأت

مطلب کو کہہ سناؤن کسی بات مین لگا
رہتا ہون روزشب مین اسی گھات مین لگا

محفل مین مضطرب سا جو دیکھا مجھے تو بس
کہنی کسی سے کچھ وہ اشارات مین لگا

ہوتے ہی وصل کچھ خفقان سا اوسے ہوا
دھڑکا یہہ بیطرحکا ملاقات مین لگا

کل رات ہمسے اسنے تو پوچھی نہ بات بھی
غیرونکی یہان تلک وہ مدارات مین لگا

آیا ہی ابر گھر کے اب آنی مین ساقیا
تو بھی نہ دیر موسم برسات مین لگا

مسجد مین سر بسجدہ ہوے ہم تو کیا ہوی
کمبخت دل تو بزم خرابات مین لگا

گتے پہ اپنی ماتھی کے نازان جواب ہوے
یہہ داغ شیخ جی نہ کرامات مین لگا

پرواز تا بعرش اگر تو نے کی تو کیا
صیاد مرگ بھی تری نت گھات مین لگا

وقت اخیر آنے تری کام جو دلا
اب دھیان گیان اپنا اس اوقات مین لگا

جرأت ہماری بات پہ آیا نہ یہان تو آہ
کیا جانئے کسیکے وہ کس بات مین لگا

جرأت

مرتے ہین جسکے خاطر دلخواہ وہ نہ آیا
وقت اپنا آن پہنچا پر آہ وہ نہ آیا

حسرت سے کیا کہین ہم گذرے ہی قافلہ جو
اس کاروان کی بھی ہمراہ وہ نہ آیا

مقصد بر آئی سب کی پر حیف ہی کہ یارو
جسکی ہمارے دلکو تھی چاہ وہ نہ آیا

کل رات صبح تک تھا اپنا بھی وہ وظیفہ
وعدہ بھی ہمسے کر کر اللہ وہ نہ آیا

یون تو بر آئین اپنے سو خواہشین ولیکن
دل چاہتا تھا جسکو دلخواہ وہ نہ آیا

جس جا گئی سن آمد اوسکی تو وہان ستایہ
آئینے سے تیرے ہوکر آگاہ وہ نہ آیا

ہم چاند نہین ہر روز کہتے ہی ہین مہ سے
جس سے کہ تو خوش آیا کیون ماہ وہ نہ آیا

آنکی آس ہی کچھہ تسپر تو جان بلب ہون
پھر کیون کہ مین جیونگا ہرگاہ وہ نہ آیا

سب آئی وقت رحلت پر رہ گئی یہہ حسرت
جسکی کہ تک رہے تھے ہمراہ وہ نہ آیا

یکبار بیٹھے بیٹھی جو چونک اٹھے جرأت
یون اپنے گھر مین گاہی ناگاہ وہ نہ آیا

غزل لطف

یہہ زلف ہی یا قہر کی شب کچھ نہیں معلوم
ٹھہرا ہی کہ یا روز غضب کچھ نہیں معلوم

تھا روز تو گذرا مرے بیمار کا جیون تون
کیا جانئے کیونکر کٹے شب کچھ نہیں معلوم

ای ہمنفسان کوئی تو صیاد سے کہدو
مدت ہوئے حال چمن اب کچھ نہیں معلوم

معلوم بھی کچھ ہی ہین گرفتار ہون کب کا
تھا ناز و ادا آپ کو جب کچھ نہیں معلوم

ہی یہہ بھی نئی چھیڑ شب وصل مین ہو یار
پوچھے ہی وہ کتنی ہی شب کچھ نہیں معلوم

خاموشی کو بھی لطف نے افسون ہی سمجھا
گو اسکو لگا لینے کا ڈھب کچھ نہیں معلوم

غزل سودا

شب کیتین اِی وُ سیاہ خانہ بخانہ کو بکو
دیکھین ہین تجھکو مثل ماہ خانہ بخانہ کو بکو

ظلم کے تیرے ہین گواہ خانہ بخانہ کو بکو
بسکہ پھرون ہون دادخواہ خانہ بخانہ کو بکو

تجھکو فقط چراغ شام ڈھونڈھے ہی گھر بگھر
پھرتی ہی باد صبحگاہ خانہ بخانہ کو بکو

سونپون ہون جسکو منصفی جرم رکھی ہی میرے سر
بسکہ ہوی ہی تجھکو راہ خانہ بخانہ کو بکو

دلسے اٹھا کے دست صبر منہ سے ملونگا اسکا خون
پوچھونگا اپنا جا گناہ خانہ بخانہ کو بکو

دیکھی ہی جب سے خلق نے میرے تیرے معاملت
مانگیں ہین عشق سے پناہ خانہ بخانہ کو بکو

غزل سودا

نہ غرض کفر سے رکھتے ہین نہ اسلام سے کام
مدعا ساقی سے اپنے ہین اور جام سے کام

[illegible]
[illegible]

کیون نہ افعی چلے ہر ایک جگہ لہرا کر
نہ پڑا اسکو ترے زلف سیہ فام سے کام

ہون اسیر اسکا جسے بعد گرفتاری صید
نہ گرفتاری سے مطلب ہے نہ دام سے کام

گر اکیلا کہین ملجای ہمین تو دل کا
لیجی من مانتا اس شوخ گل اندام سے کام

[illegible]
[illegible]

جو مین آغاز تری کام مین دیکھا سودا
وای وہ دن کہ تجھی اسکو ہو انجام سے کام

غزل درد

قتل عاشق کسی معشوق سے کچھ دور نتھا
پر ترے عہد کے آگے تو یہ دستور نتھا

رات مجلس میں ترے حسن کے شعلے کے حضور
شمع کے منہ پہ جو دیکھا تو کہیں نور نتھا

ذکر میرا ہی وہ کرتا تھا صریحاً لیکن
میں جو پہنچا تو کہا خیر یہ مذکور نتھا

باوجودیکہ پر و بال نتھے آدم کو
وان پہنچا کہ فرشتے کا بھی مقدور نتھا

[illegible]
[illegible]

محتسب آج تو میخانے میں تیرے ہاتھوں
دل نتھا کوئی کہ شیشے کی طرح چور نتھا

درد کے ملنے سے ای یار برا کیون مانا
اسکو کچھ اور سوا دید کے منظور نتھا

غزل سوز

جی ہاک مین آیا بت گلفام نہ آیا
جینا تو الٰہی میرے کچھ کام نہ آیا

دنیا مین یہی دوستی ہوتی ہی میرجان
جب تنگ نہ لیا دل سے تجھے آرام نہ آیا

عالم کی تمنا مین تری جان بلب ہی
رحمت ہی خدا کی تو لب بام نہ آیا

قاصد سے تو پوچھا تھا کہ بھیجا ہی تو کس کا
وحشت ہے اسے یاد مرا نام نہ آیا

غزل لطیف

ترے تبسم سے ای پری وہ ہر ایک غنچہ چٹک رہا ہی ‌‌ ‌ بہار رخسار گل سے تیرے گلوں کا شعلہ بھڑک رہا ہی

چھپا نہ جیسے خدا کی خاطر اری تو ظالم ذرہ تو کہئیے ‌ ‌ چمن میں کس بیگنہ کے اوپر جو تیغ ابرو سرک رہا ہی

تیرے دیوانے کا قتل کرنا تجھی یہ مینہن نہیں ہی حاصل ‌ ‌ اری تو بانکے تری بہونکا دلوں یہ تیغہ کھڑک رہا ہی

نہیں ہی گھر با فی الحقیقت جو تیر تیرے دیکھے ہو ‌ ‌ کسی مقید کا دل ہی نالان وہ اسکا سینہ دھڑک رہا ہی

رقیب بیک صبا سے کہ خدا سے آہ ان مانگتے ہیں
لطیف مانند برق کے یہاں جو آوے لے کے کڑک رہا ہی

غزل ہدایت

ہر لخت دل گلے کا میرے ہار ہوگیا
گل تھا پر اپنے چشم مین سو خار ہوگیا

ہی کسکے جیمین خواہش سیر چمن کہ یہان
سینہ تمام داغونسے گلزار ہوگیا

آیا ہون تنگ کشمکش دام زلف سے
یارو مین کس بلا مین گرفتار ہوگیا

بوسہ طلب کیا تھا فقط اور کچھ نہین
مین اتنی بات کہتے گنہگار ہوگیا

کچھ اندنون مین حال ہدایت ترا تباہ
کیون میرے جان کیا تجھی آزار ہوگیا

غزل احسن

نہ نالہ ہی دلمین نہ آہ حزین ہی
کوی دم ہی یہان سو دم واپسین ہی

کوی دن جو آنکھونسے بہتی تھی دریا
ادھر دیکھنا اب تو خشک آستین ہی

گیا دل جو کوچہمین چین جبین کے
نہ پھر وہانسے نکلا عجب سرزمین ہی

قدم رکھہ نہ اپنا میرے دلسے باہر
کہ ہان میرا یہہ گھر دلنشین ہی

نہ کھینچ آسمان پر سر اپنا تو احسن
سمجھ آخرش سبکا مدفن زمین ہی

غزل آصف

جب جنونی ہم بیاباں سے گئے [illegible]
[illegible]

تیرے کوچے میں نقش پا کی طرح   ایسے بیٹھے کہ پھر نہ واں سے گئے

عشق ہاتھوں سے تیرے کیا کہیے   نام سے گذرے اور نشاں سے گئے

اب وہ دن [illegible] جب [illegible] آصف
اب تو ہم طاقت و تواں سے گئے [illegible]

غزل سودا

گلہ لکھوں میں اگر تیری بے وفائی کا ✱ لہو میں غرق سفینہ ہو آشنائی کا

[illegible]
کہ جن نے دل سے مٹایا خلش رہائی کا

دماغ جھڑ گیا آخر ترا ای نمرود ✱ چلا نہ پشّے سے کچھ بس تری خدائی کا

لکھو نہ پہنچ سکے دل سے تا زبان یکحرف ✱ اگر بیان کرون طالع کی نارسائیکا

دکھاونگا تجھی زاہد اس آفت دین کو ✱ خلل دماغ میں تیرے ہی پارسائی کا

[illegible]
[illegible]